از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:9دسمبر1958

سیٹھ بدری پرساد و دیگراں

بنام

سیٹھ نگرمل و دیگراں

(جعفر امام، ایس کے داس اور جے ایل کپور، جسٹس صاحبان)

دعوای کی قابلِ سماعت-غیر تصدیق شدہ کمپنی-حساب فہمی کے لیے اراکین کی طرف سے دعوای-نیا نقطہ-ریوا کمپنیز ایکٹ، 1955، دفعہ 4(2)-انڈین پارٹنرشپ ایکٹ، 1932 (IX، سال1932)، دفعہ69(3)(a)-

جب ریوا ریاست میں کپڑا کنٹرول متعارف کرایا گیا تو بدھار کے 25 کپڑے فروشوں نے، جن میں تیرہ اپیل کنندگان بھی شامل تھے، انہیں الاٹ کیے جانے والے کپڑے کا کوٹہ جمع کرنے اور اسے منافع پر فروخت کرنے کے لیے خود کو ایک ایسوسی ایشن میں تشکیل دیا۔ایسوسی ایشن ایک صدر اور ایک پیش رو کارکن کے بذریعے کام کرتی تھی۔وہ کھاتے رکھتے تھے اور منافع تقسیم کرتے تھے۔کپڑا بے قابو ہونے اور ایسوسی ایشن کا کام ختم ہونے کے بعد، اپیل گزاروں نے پہلے مدعاعلیہ کے خلاف اس مدت کے ایک حصے کے حساب فہمی کی ادائیگی اور سود کے ساتھ ملنے والی رقم کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔مقدمے کو ٹرائل کورٹ نے خارج کر دیا تھا لیکن اپیل پر جوڈیشل کمشنر نے اسے خارج کر دیا تھا۔عدالت عظمیٰ کے سامنے اپیل میں، پہلے مدعاعلیہ نے پہلی بار ابتدائی اعتراض اٹھایا کہ مقدمہ قابل قبول نہیں تھا کیونکہ 20 سے زیادہ افراد پر مشتمل ایسوسی ایشن ریوا اسٹیٹ کمپنیز ایکٹ، 1935 کی دفعہ 4(2) کے مطابق تصدیق شدہ نہیں تھی، اور اس کے نتیجے میں ایسوسی ایشن کے اراکین کے پاس اس کے لین دین اور لین دین کے سلسلے میں ایک دوسرے کے خلاف کوئی چارہ جوئی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں تھی۔ اپیل گزاروں نے نئی عرضی کو اٹھانے پر اعتراض کیا اور دعوی کیا کہ اس کے باوجود مقدمہ قابل سماعت ہے۔

قرار پایا گیا، کہ مقدمہ برقرار رکھنے کے قابل نہیں تھا۔ ایکٹ کے دفعہ 4(2) کے پیش نظر ایسوسی ایشن غیر قانونی تھی۔ شراکت داری کے غیر قانونی معاہدے کے نفاذ میں حساب فہمی کی حوالگی کے لیے دعوی کردہ راحت لازمی طور پر عدالت کی طرف سے تسلیم کرتے ہیں کہ ایسوسی ایشن موجود ہے جس کے کھاتے لیے جانے تھے۔ عدالت غیر قانونی ایسوسی ایشن کی طرف سے بنائے گئے منافع میں سے اپنا حصہ حاصل کرنے میں مدعیوں کی مدد نہیں کر سکی۔

یوسین پو بنام یوفیو، (1929) آئی ایل آر 7 رنگون 540, قابل اطلاق نہیں۔

قرار پایا گیا کہ نئے نکتے کو اٹھانے کی اجازت دی جانی چاہیے۔ یہ سوال خالصتاً قانون کا سوال تھا اور اس میں کسی بھی حقائق کی تحقیقات کی ضرورت نہیں تھی۔ اعتراض ایک عوامی قانون کی توضیعات پر مبنی تھا جسے کوئی عدالت اس کے غور سے خارج نہیں کر سکتی تھی۔

سورجمل نرگوریمل بنام ٹریٹن انشورنس کمپنی لمیٹڈ، (1924) ایل آر 52 آئی اے 126؛ سری شیبا پرساد سنگھ بنام مہاراجہ سریش چندر نندی، (1949) ایل آر 76 آئی اے 244، اس کے بعد۔

انڈین پارٹنر شپ ایکٹ، 1932 کی دفعہ 69(3)(a) کی مشابہت لاگو نہیں ہوئی، اور اس ایکٹ کے تحت ایک غیر تصدیق شدہ فرم غیر قانونی نہیں تھی۔ اس کے علاوہ، یہ مقدمہ کسی تحلیل شدہ فرم کے حساب فہمی کے لیے نہیں تھا بلکہ ایک غیر قانونی ایسوسی ایشن کا تھا جو متعلقہ وقت پر موجود تھی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 125، سال 1955۔

سابق عدالتی کمشنر، وندھیا پردیش کی عدالت کے 20 نومبر 1951 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل، دیوانی فرسٹ اپیل نمبر 47، سال 1951 میں، جو 4 جون 1951 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہوتی ہے، عدالت کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، عمریا، بنیادی دیوانی مقدمہ نمبر۔ 17/19/17، سال 1950 میں۔

سردار بہادر، اپیل گزاروں کے لیے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

جواب دہندگان کے لیے اچرورام، بی سی مشرا اور پی کے چکرورتی۔

9.1958 دسمبر۔

عدالت کا فیصلہ ایس کے داس جسٹس نے سنایا۔

ایس کے داس، جسٹس - یہ وندھیا پردیش کے سابق جوڈیشل کمشنر کی طرف سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ پر اپیل ہے، جو اب ریاست مدھیہ پردیش کا حصہ ہے۔ مدعا علیہ نمبر 1، نگر مل، جو مقدمے میں مدعا علیہ نمبر 1 تھا، کی جانب سے اس اثر پر ابتدائی اعتراض اٹھایا گیا ہے کہ یہ مقدمہ ریوا اسٹیٹ کمپنیز ایکٹ، 1935 کی دفعہ 4 کی توضیعات کی وجہ سے قابل قبول نہیں تھا، اور اس لیے مدعیوں کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کیا جانا چاہیے۔ چونکہ یہ ابتدائی اعتراض نچلی دونوں عدالتوں میں سے کسی میں نہیں لیا گیا تھا، لہذا اپیل گزاروں کے وکیل نے اس نکتے پر غور کرنے کے لیے وقت مانگا۔ اس کے مطابق، 28 اکتوبر 1958 کو، ہم نے اپیل کی سماعت تقریباً ایک ماہ کے لیے ملتوی کر دی۔ اس کے بعد اپیل کی سماعت 27 نومبر 1958 کو ہوئی۔

چونکہ ہماری رائے ہے کہ ابتدائی اعتراض کو کامیاب ہونا چاہیے، اس لیے حقائق کو صرف اس حد تک بیان کرنا ضروری ہے جب تک کہ ان کا اس پر اثر پڑے۔ جب ریاست ریوا میں کپڑا کنٹرول نافذ ہوا تو اس ریاست کے ایک قصبے بدھار کے کپڑے فروشوں نے خود کو ایک ایسوسی ایشن میں تشکیل دیا تاکہ انہیں الاٹ کیے جانے والے کپڑے کا کوٹہ اکٹھا کیا جا سکے اور اسے تھوک اور خوردہ منافع پر فروخت کیا جا سکے۔ بدھار میں ایسوسی ایشن 25 اراکین پر مشتمل تھی جنہوں نے ایسوسی ایشن کے ابتدائی سرمائے میں حصہ ڈالا جو کہ ایک لاکھ روپے تھا۔ کوئی باضابطہ آئینِ شرکت نہیں لکھی گئی تھی اور نہ ہی یہ تصدیق شدہ تھی۔ ایسوسی ایشن ایک صدر اور ایک پیش رو کارکن کے بذریعے کام کرتی تھی۔ وہ کھاتے رکھتے تھے اور منافع تقسیم کرتے تھے۔ جواب دہندہ نمبر 1، نگر مل، جنوری 1946 سے 26 جون 1946 تک مذکورہ ایسوسی ایشن کے صدر رہے۔ اس سے پہلے، سیٹھ بدری پرساد، جو ہمارے سامنے مدعی-اپیل کنندگان میں سے ایک تھے، صدر تھے۔ 26 جون 1946 کے بعد نگر مل صدر نہیں رہے اور سیٹھ بدری پرساد دوبارہ صدر بنے۔ ایسوسی ایشن نے فروری 1948 تک کام کیا۔ پھر کپڑے کو کنٹرول سے نکال دیا گیا اور ایسوسی ایشن کا کام ختم ہو گیا۔ 25 جون 1949 کو، پچیس میں سے ایسوسی ایشن کے تیرہ اراکین نے مقدمہ دائر کیا، اور شکایت میں انہوں نے الزام لگایا کہ مدعا علیہ نہیں۔ 1، جو جنوری 1946 سے جون 1946 تک ایسوسی ایشن

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

کے صدر تھے، نے جنوری، فروری اور مارچ 1946 کے مہینوں کی آمدنی اور اخراجات کا حساب دیا تھا، لیکن اپریل، مئی اور جون 1946 کے مہینوں کا کوئی حساب نہیں دیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے دعا کی:

(a) کہ مدعا علیہ نمبر 1 (نگر مل) کو اپریل 1946 کے مہینے کے آغاز سے 26 جون 1946 تک کلاتھ ایسوسی ایشن، بدھ کے کھاتے دینے کا حکم دیا جائے۔

(b) کہ مدعا علیہ نمبر 1 مدعی کے کھاتے میں جو کچھ بھی واجب الادا پایا جاتا ہے، اس رقم کو 12 فیصد ماہانہ کی شرح سے سود کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا جائے۔ اور

(c) کہ مقدمے کی مدت اور واجبات کی وصولی تک سود کی اجازت دی جائے۔

نگر مل کے علاوہ، ایسوسی ایشن کے رکن دیگر گیارہ تاجروں کو ضمنی مدعا علیہان کے طور پر شامل کیا گیا، جن میں سے کچھ نے بعد میں مدعیان کے طور پر شامل ہونے کے لیے درخواست دائر کی۔ اگرچہ شکایت میں اس مدت کے دوران ایسوسی ایشن کے کسی خاص لین دین کا ذکر نہیں کیا گیا جب نگر مل اس کا صدر تھا، لیکن نچلی عدالتوں کے فیصلوں سے پتہ چلتا ہے کہ فریقین کے درمیان اصل تنازعہ ایک کھیپ کے کپڑے کی فروخت سے متعلق ہے جسے گوالیار کھیپ کہا جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپریل 1946 میں گوالیار سے کپڑے کی 666 گانٹھوں کی کھیپ آئی تھی اور کلاتھ کنٹرول آفیسر کی طرف سے ایک حکم منظور کیا گیا تھا کہ کھیپ نگر مل کو الاٹ کی جائے گی جو ایسوسی ایشن کو کھیپ سنبھالنے کا حق انتخاب دے گی۔ اگر ایسوسی ایشن نے حق انتخاب کا استعمال نہیں کیا تو کھیپ نگر مل کے حوالے کر دی جائے گی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں کچھ تنازعہ تھا کہ آیا ایسوسی ایشن کے دیگر ممبران گوالیار کپڑے کی کھیپ لینے کے لیے تیار تھے۔ ہمیں اب اس تنازعہ کی تفصیلات سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ ہم اپیل کا فیصلہ قابلیت کی بنیاد پر نہیں کر رہے ہیں۔ یہ کافی ہے اگر ہم یہ کہیں کہ بالآخر ایک حکم تھا کہ صرف 190 گانٹھوں کو ایسوسی ایشن کو الاٹ کیا جائے جس میں سے نگر مل نے 106 گانٹھوں کی فروخت کا فائدہ ایسوسی ایشن کو دیا تھا، اور باقی 284 گانٹھوں پر ہونے والے منافع کے حصے سے متعلق تنازعہ۔

مدعا علیہ نمبر 1، نگر مل نے دفاع کے ذریعے مختلف نکات اٹھائے، ان کا بنیادی دفاع یہ تھا کہ ایسوسی ایشن کا کوئی بھی رکن گوالیار کپڑے کی 284 گانٹھوں کی فروخت پر ہونے والے منافع میں کسی بھی حصے کا حقدار نہیں تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

فاضل ضلعی جج، جس نے پہلی بار مقدمے کو نمٹا، نے مدعی اپیل گزاروں کے حق میں ابتدائی ڈگری پاس کی۔ ڈگری نے نگر مل کو ہدایت کی کہ وہ یکم اپریل 1946 سے 26 جون 1946 تک بدھار میں کلاتھ ایسوسی ایشن کے کھاتے پیش کرے، اور اس نے مزید ہدایت کی کہ گوالیار کپڑے کی 106 گانٹھوں کو چھوڑ کر جو نگر مل نے ایسوسی ایشن کو دی تھی، باقی 390 گانٹھوں کا حساب دیا جائے اور اس کی فروخت پر ہونے والا منافع ایسوسی ایشن کے اراکین کے سرمائے کے حصص کے مطابق ہوگا۔ نگر مل نے وندھیا پردیش کے فاضل عدالتی کمشنر سے اپیل کی، جس نے فاضل ڈسٹرکٹ جج کے فیصلے کو پلٹ دیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ ایسوسی ایشن کے دیگر ممبران گوالیار کپڑے کی 284 گانٹھوں کی فروخت پر ہونے والے منافع میں حصہ لینے کے حقدار نہیں تھے اور چونکہ نگر مل نے دیگر تمام لین دین کے حوالے سے حسابات پیش کیے تھے، اس لیے حساب فہمی کا مقدمہ ناکام ہونا چاہیے۔ اس کے مطابق انہوں نے اپیل کی اجازت دی اور مقدمہ خارج کر دیا۔

ہمارے سامنے لیا گیا ابتدائی نقطہ ریوا اسٹیٹ کمپنیز ایکٹ، 1935 کی دفعہ 4 کی توضیعات پر مبنی ہے۔ دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) بینکنگ کاروبار سے متعلق ہے۔ ہم دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) سے متعلق ہیں جو ان شرائط میں ہے:--

"4 (2)۔ بیس سے زیادہ افراد پر مشتمل کوئی بھی کمپنی، ایسوسی ایشن یا شراکتداری کسی دوسرے کاروبار کو جاری رکھنے کے مقصد سے نہیں بنائی جائے گی جس کا مقصد کمپنی، ایسوسی ایشن یا شراکتداری، یا اس کے انفرادی اراکین کے ذریعہ منافع حاصل کرنا ہے، جب تک کہ وہ اس ایکٹ کے تحت کمپنی کے طور پر تصدیق شدہ نہ ہو، یا دربار کے فرمان کے مطابق تشکیل نہ ہو۔

جناب سردار بہادر، جو اپیل گزاروں کی جانب سے پیش ہوئے اور اس نکتے پر غور کرنے کے لیے وقت نکالا، اب ہمارے سامنے تسلیم کر چکے ہیں کہ مذکورہ توضیع ریاست ریوا میں متعلقہ وقت پر نافذ تھی جب بدھار میں ایسوسی ایشن کی تشکیل ہوئی تھی اور انہوں نے مزید تسلیم کیا ہے کہ مذکورہ توضیع 1950 میں مذکورہ علاقے میں بھارتیہ کمپنیز ایکٹ کے نافذ ہونے تک نافذ تھی۔ اس لیے ہمیں ریوا اسٹیٹ کمپنیز ایکٹ 1935 کی دفعہ 4(2) کی توضیعات کی بنیاد پر ابتدائی نکتے کا فیصلہ کرنا چاہیے۔

اب، مدعا علیہ نمبر 1 کی جانب سے لیا گیا ابتدائی نقطہ یہ ہے۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ مذکورہ دفعہ 4(2) کی وجہ سے، بدھار میں کلاتھ ایسوسی ایشن ایک قانونی ایسوسی ایشن نہیں تھی، کیونکہ یہ ایک ایسے کاروبار کو جاری رکھنے کے مقصد سے تشکیل دی گئی تھی جس کا مقصد انفرادی اراکین کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ذریعے منافع حاصل کرنا تھا اور مزید اس وجہ سے کہ یہ ریوا اسٹیٹ کمپنیز ایکٹ، 1935 کے تحت کمپنی کے طور پر تصدیق شدہ نہیں تھی اور نہ ہی اسے دربار کے فرمان کے مطابق تشکیل دیا گیا تھا۔ جواب دہندہ نمبر 1 کی جانب سے ہمارے سامنے اس کا دعوی کیا گیا ہے کہ شراکت داری کے معاہدے میں غیر قانونی ہونے کی وجہ سے شراکت داری کے اراکین کے پاس شراکت داری کے معاملات اور لین دین کے سلسلے میں شراکت یا تقسیم کے لیے ایک دوسرے کے خلاف کوئی چارہ جوئی نہیں ہے۔ لہذا، مدعی-اپیل کنندگان کے کہنے پر حساب فہمی کے لیے کوئی مقدمہ نہیں ہے، جو مذکورہ غیر قانونی ایسوسی ایشن کے رکن بھی تھے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دلیل درست ہے اور اسے برقرار رکھا جانا چاہیے۔ اپیل گزاروں کی جانب سے جناب سردار بہادر نے ابتدائی اعتراض کے جواب میں درج ذیل نکات پر زور دیا ہے: سب سے پہلے، انہوں نے دعوی کیا ہے کہ ہمیں اس آخری مرحلے پر ابتدائی اعتراض اٹھانے کی اجازت نہیں دینی چاہیے؛ دوسرا، انہوں نے دعوی کیا ہے کہ اگرچہ ایسوسی ایشن ریوا اسٹیٹ کمپنیز ایکٹ، 1935 کی دفعہ 4(2) کی خلاف ورزی کر رہی تھی، لیکن ایسوسی ایشن کا مقصد غیر قانونی نہیں تھا اور اپیل کنندگان کی طرف سے کیے گئے عطیات کی وصولی اور حساب فہمی کے لیے بھی مقدمہ قابل عمل تھا۔ تیسرا، انہوں نے دعوی کیا ہے کہ انڈین پارٹنرشپ ایکٹ، 1932 کی دفعہ 69(3)(a) کی مشابہت پر، یہ ماننا چاہیے کہ اپیل کنندگان کو مقدمہ دائر کرنے کا حق ہے۔ ایسوسی ایشن کے حساب فہمی جو فروری 1948 میں تحلیل ہو گئی تھے۔

اب ہم اپیل گزاروں کے لیے فاضل وکیل کے ان تنازعات پر غور کرنے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔ پہلی دلیل جو جواب دہندہ نہیں۔ مجھے اس قسم کا اعتراض اٹھانے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے جو اس نے اب اس آخری مرحلے میں اٹھایا ہے جسے بہت آسانی سے نمٹا دیا جا سکتا ہے۔ اعتراض عوامی قانون کی توضیعات پر مبنی ہوتا ہے جسے کوئی عدالت اس کے غور سے خارج نہیں کر سکتی۔ یہ سوال خالصتاً قانون کا سوال ہے اور اس میں کسی بھی حقائق کی تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے۔ تسلیم شدہ طور پر، بیس سے زیادہ افراد نے زیر بحث ایسوسی ایشن تشکیل دی اور یہ متنازعہ نہیں ہے کہ یہ ریوا اسٹیٹ کمپنیز ایکٹ، 1935 کی دفعہ 4(2) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تشکیل دی گئی تھی۔ سورجمل نرگوریمل بنام ٹریٹن انشورنس کمپنی لمیٹڈ [1] میں بھی اسی طرح کا سوال زیر غور آیا۔ اس معاملے میں بھارتیہ اسٹامپ ایکٹ (II، سال 1899) کے دفعہ 7 کے ذیلی دفعہ (1) کو ان کے لارڈشپ آف دی پریوی کونسل کے سامنے بار کے طور پر استدعا کی گئی تھی، اس دفعہ کی پہلے استدعا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں کی گئی تھی اور نچلی عدالتوں کے فیصلوں میں کسی کا دھیان نہیں گیا تھا۔ رپورٹ کے صفحہ 128 پر لارڈ سمنر نے کہا:-

" اس تجویز کو فوری طور پر مسترد کیا جا سکتا ہے کہ دعوے کے جواب کے طور پر دفعہ کو اٹھانے میں اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ کوئی بھی عدالت اس بات کو جائز قرار نہیں دے سکتی جسے مجاز قانون سازوں نے جائز قرار دیا ہے، اور نہ ہی ایسے قانون سازی کی اطاعت ایسی چیز ہے جس سے عدالت کو فریقین کی رضامندی سے، یا شروع میں ہی اس نکتے پر بحث کرنے یا بحث کرنے میں ناکامی کی وجہ سے سزا دی جا سکتی ہے: نکسن بمقابلہ ایلیبیون میرین انشورنس کمپنی، (1867) ایل آر 2 نمائش 338. قانون سازی ممنوعہ ہے۔ یہ صرف ایک پارٹی، ایک تحفظ فراہم کرنے تک محدود نہیں ہے، جس سے وہ اپنی مرضی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے یا نہیں۔"

سری شیبا پرساد سنگھ بنام مہاراجہ سریش چندر نندی ([1]) میں، بھارتیہ کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 72 کی توضیعات کو عدالت عالیہ نے نظر انداز کر دیا تھا۔ اس دفعہ کا ذکر صرف ماتحت جج کے ذریعے منظور کیے جانے میں کیا گیا تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھارتیہ کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 72 کے بارے ماتحت جج کے سامنے یا عدالت عالیہ میں صرف ہلکی سی بحث نہیں کی گئی تھی۔ ان حالات میں، پریوی کونسل کے ان کے لارڈ شپ نے قرار دیا کہ وہ عوامی قانون کی توضیعات کو اپنے غور سے خارج کرنے سے قاصر ہیں۔ ہمارے خیال میں، وہی اصول موجودہ معاملے میں لاگو ہوتا ہے اور ریوا اسٹیٹ کمپنیز ایکٹ، 1935 کی دفعہ 4(2)، جو ممکنہ نوعیت کی ہے، کو غور سے خارج نہیں کیا جا سکتا حالانکہ اس شق کی پابندی اس آخری مرحلے میں اٹھائی گئی ہے۔

اپنے دوسرے دلیل پر اپیل گزاروں کے وکیل نے یوسین پو بنام یوفیو([2]) پر انحصار کیا ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جس میں چاول کا کاروبار کرنے کے لیے بنائی گئی ایسوسی ایشن کے تین اراکین نے ڈگری کا دعوی کیا(i) اس ایسوسی ایشن کے چندہ دہندگان متعلقہ حصص کا اعلان اور (ii) ہدایت کی کہ مدعیوں کو جائیداد کو دوبارہ نقد میں تبدیل کرنے کے بعد اور تمام قرضوں اور واجبات کی ادائیگی کے بعد اپنے حصص کی ادائیگی کی جائے۔ یہ قرار پایا گیا کہ ایسوسی ایشن ستائیس اراکین پر مشتمل تھی۔ یہ تصدیق شدہ نہیں تھی اور اس کی تشکیل انڈین کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) کی خلاف ورزی تھی۔ نچلی عدالت نے مانگی گئی ڈگری منظور کر لی اور عدالت عالیہ کی اپیل میں اس کی تصدیق کی گئی۔ فاضل ججوں نے شیپرڈ بنام آکسین فورڈ ([3]) اور بٹ بنام مونٹیکس ([4]) میں فیصلے کا حوالہ دیا، اور اپنے فیصلے کو "لنڈلے آن پارٹنر شپ" کے درج ذیل حصے پر رکھا (فاضل ججوں نے 9

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ویں ایڈیشن کے صفحہ 145 پر اقتباس کا حوالہ دیا لیکن وہی حوالہ 11 ویں ایڈیشن کے صفحات 148-149 پر پایا جائے گا)۔

"اگرچہ، اس لیے، کسی غیر قانونی کمپنی کے چندہ دہندگان کو کمپنی کے لین دین اور اس سے حاصل ہونے والے منافع کے کھاتے کا حق نہیں ہے، لیکن انہیں اپنی سبسکرپشنز واپس کرنے اور ضروری اکاؤنٹ لینے کا حق ہے؛ اور اگرچہ سبسکرائب کی گئی رقم کمپنی کے مقصد کے لیے زمین اور دیگر چیزوں کی خریداری میں رکھی گئی ہے، لیکن چندہ دہندگان اس زمین اور ان چیزوں کو دوبارہ پیسے میں تبدیل کرنے کے حقدار ہیں، اور اس کا اطلاق اس حد تک کرنے کے حقدار ہیں جب تک کہ وہ کمپنی کے قرضوں اور واجبات کی ادائیگی میں جائے، اور پھر سبسکرپشنز کی ادائیگی میں جائے۔ ایسے معاملات میں کسی غیر قانونی معاہدے کو نافذ کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی ہے؛ اس کے برعکس، جو غیر قانونی ہے اس کے تسلسل کو روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔"

ہم یہ نہیں سمجھتے کہ مذکورہ فیصلہ، چاہے وہ درست ہو یا دوسری صورت میں، موجودہ معاملے میں اپیل گزاروں کے لیے کوئی مددگار ہے۔ یہاں اپیل کنندگان نے اپنی سبسکرپشنز کی واپسی یا رقم کی واپسی کے لیے نہیں کہا ہے؛ اس کے برعکس، انہوں نے شراکت داری کے غیر قانونی معاہدے کے نفاذ میں حساب فہمی کی حوالگی کے لیے کہا ہے۔ انہوں نے جو راحت مانگی ہیں وہ لازمی طور پر عدالت کی طرف سے تسلیم کیے جانے کا اشارہ ہے کہ ایک ایسوسی ایشن موجود ہے جس کا حساب لیا جانا چاہیے۔ جب ایسوسی ایشن خود غیر قانونی ہو، تو عدالت مدعیوں کو کھاتے بنانے میں مدد نہیں کر سکتی تاکہ وہ غیر قانونی ایسوسی ایشن کے منافع میں اپنا پورا حصص حاصل کر سکیں۔ موجودہ معاملے میں جن اصولوں کا اطلاق ہونا چاہیے وہ وہ ہیں جن کا حوالہ لنڈلے آن پارٹنرشپ (11 ویں ایڈیشن) کے صفحہ 145 پر درج ذیل اقتباس میں دیا گیا ہے:

"تاہم، شراکت داری کے معاہدے میں غیر قانونی ہونے کا سب سے اہم نتیجہ یہ ہے کہ شراکت داری کے اراکین کے پاس شراکت داری کے معاملات اور لین دین کے سلسلے میں شراکت یا تقسیم کے لیے ایک دوسرے کے خلاف کوئی چارہ جوئی نہیں ہے۔ کسی دوسرے کے ساتھ مختلف معاملات اور لین دین میں مصروف رہنے والے شخص کے لیے یہ کتنی ہی بے عزتی اور اخلاقی طور پر قابل مذمت ہو سکتی ہے کہ وہ کسی دوسرے کے دعوے کے دفاع کے طور پر اپنی غیر قانونی حیثیت قائم کرے اور اس سے حاصل ہونے والے منافع میں سے اپنے حصص کی ادائیگی کرے، اس طرح

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے دفاع کو عدالت انصاف میں غالب ہونے کی اجازت ہونی چاہیے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو، وہ لوگ جو۔ سابق مفروضہ۔ قانون کی خلاف ورزی کے مجرم رہے ہیں، اسی خلاف ورزی سے پیدا ہونے والے مطالبات کو نافذ کرنے میں قانون کی مدد حاصل کرتے؛ اور نہ صرف تمام قوانین کو استثنی کے ساتھ خلاف ورزی کی جائے گی، بلکہ اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ ان کی خلاف ورزی ان لوگوں سے راحت حاصل کرنے کی بنیاد بن جائے گی جن کا کاروبار انہیں نافذ کرنا ہے۔ لہذا ان وجوہات کی بناء پر، اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں کسی غیر قانونی لین دین میں ایک فریق کے لیے کسی بڑے حق سے نہیں، اگر شراکت داری کے لین دین کے سلسلے میں غیر قانونی شراکت داری کے ایک رکن کے ذریعے دوسرے کے خلاف کارروائی شروع کی جاتی ہے، تو مدعا علیہ کے لیے یہ مجاز ہے کہ وہ غیر قانونی کی بنیاد پر کارروائی کی مزاحمت کرے۔"

یہ سچ ہے کہ اس لیے کہ غیر قانونی دفاع ہو سکتا ہے، اس کا اثر اس معاہدے پر پڑنا چاہیے جس پر مدعی کو انحصار کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے تا کہ وہ جو مانگے اس پر اپنا حق ثابت کر سکے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب بھی کسی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے رقم حاصل کی گئی ہے، تو اس طرح کی رقم کا قبضہ رکھنے والا شخص اسے اپنی جیب میں رکھنے کا حقدار رہے۔ اگر A سے B کے ذریعے کسی غیر قانونی مقصد کے لیے رقم ادا کی جاتی ہے، تو A کے لیے یہ مجاز ہے کہ وہ B سے رقم واپس کرنے کا مطالبہ کرے اگر B نے پہلے ہی اس سے علیحدگی اختیار نہیں کی ہے اور غیر قانونی مقصد پورا نہیں کیا گیا ہے: دیکھیں گرینبرگ بنام کوپرسٹین ([1])۔ ہمارے سامنے معاملہ ایک مختلف سطح پر کھڑا ہے۔ یہ کسی غیر قانونی ایسوسی ایشن کے کچھ اراکین کا کسی دوسرے رکن کے خلاف اس بنیاد پر دعوی ہے کہ ایسوسی ایشن کو قانونی سمجھا جانا چاہیے تا کہ ایسوسی ایشن کے لین دین کے سلسلے میں حساب فہمی فراہم کرنے کی ذمہ داری کو جنم دیا جا سکے۔ اس طرح کا دعوی واضح طور پر نا قابل قبول ہے۔ جہاں کوئی مدعی ان الزامات پر عدالت میں آتا ہے جو ظاہر کرتے ہیں کہ شراکت داری کا معاہدہ جس پر وہ مقدمہ کرتا ہے وہ غیر قانونی ہے، عدالتوں کے لیے آگے بڑھنے کا واحد راستہ یہ کہنا ہے کہ وہ لگائے گئے الزامات پر کسی راحت کا حقدار نہیں ہے کیونکہ عدالتیں ان معاہدوں کے حوالے سے فیصلہ نہیں دے سکتی جنہیں قانون غیر قانونی قرار دیتا ہے (سینا جی کپور چند بنام پنا جی دیوی چند ([2]))۔ یہی نظریہ، جسے ہم درست سمجھتے ہیں، کمار سوامی بنام چنا تھمبی ([1]) میں ظاہر کیا گیا تھا۔

جہاں تک پارٹنر شپ ایکٹ کی دفعہ 69(3)(a) کی مشابہت کی بنیاد پر اپیل گزاروں کے لیے فاضل وکیل کی آخری دلیل کا تعلق ہے، یہ بتانا کافی ہے کہ انڈین پارٹنر شپ ایکٹ، 1932 کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تحت، ایک غیر تصدیق شدہ فرم غیر قانونی نہیں ہے۔ اس بات کی کوئی براہ راست پابندی نہیں ہے کہ شراکتداری فرم کو تصدیق شدہ ہونا چاہیے، حالانکہ تصدیق نہ ہونے کے نتیجے میں معذوری انتہائی تکلیف دہ ہو سکتی ہے۔ مزید بر آں، ہمارے سامنے مقدمہ کسی تحلیل شدہ فرم کے حساب فہمی کے لیے نہیں تھا، بلکہ ایک غیر قانونی ایسوسی ایشن کے حساب فہمی کے لیے تھا جو متعلقہ مدت میں موجود تھا جس کے لیے کھاتے طلب کیے گئے تھے۔ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ مشابہت کی دلیل اپیل گزاروں کے لیے کسی طرح مدد گار رہے؛ ہماری رائے میں، مشابہت واقعی لاگو نہیں ہوتی۔

اوپر دی گئی وجوہات کی بنا پر، ہم سمجھتے ہیں کہ ابتدائی اعتراض کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ چونکہ ابتدائی اعتراض بہت دیر سے لیا گیا تھا، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ فریقین کو اس عدالت میں سماعت کے اپنے اخراجات خود برداشت کرنے چاہئیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document